REGD No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۷ ؍ اخاء ۱۳۳۵ ہش ۔ ۷ ؍ اکتوبر ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ ؍ اکتوبر ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

کل حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ پڑھائی اور نہایت ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

مصر سے سفارش کی جائے کہ وہ نہر سویز کے متعلق ۱۸ ملکوں کا منصوبہ منظور کر لے

سلامتی کونسل میں برطانیہ اور فرانس کی مشترکہ قرارداد

نیویارک ۶ ؍ اکتوبر ۔ برطانیہ اور فرانس نے سلامتی کونسل سے کہا ہے کہ وہ مصر سے سفارش کرے کہ مصر ۱۸ ملکوں کی تجویز کے مطابق نہر سویز کو بین الاقوامی انتظام کے تحت چلانے کے لئے گفت و شنید پر آمادہ ہو جائے۔ اور جب تک سمجھوتہ نہ ہو وہ نہر استعمال کرنے والے ملکوں کی انجمن سے تعاون کرے۔ یہ تجویز برطانیہ اور فرانس کی طرف سے ایک مشترکہ قرارداد کی شکل میں پیش کی گئی ہے۔ کل سلامتی کونسل میں نہر سویز کے سوال پر بحث میں سات ملکوں کے وزراء خارجہ نے حصہ لیا۔ اس سے پہلے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی ایک مسئلہ پر بحث میں مختلف ممالک کے وزراء خارجہ نے اتنی تعداد میں حصہ لیا ہو۔

قرارداد میں برطانیہ اور فرانس نے مطالبہ کیا ہے کہ سلامتی کونسل نہر سویز میں جہازوں کی آزادانہ آمد و رفت کے اصول کا پھر اعادہ کرے۔ اور لنڈن کانفرنس کے فیصلوں کو منظور کرے۔ فرانس کے وزیر خارجہ موسیو پینو نے تقریر کرتے ہوئے فرانس پر الزام لگایا کہ اس نے نہر سویز کو قومی ملکیت میں لے کر بین الاقوامی قانون کو توڑا ہے۔ اس کی اس یکطرفہ کارروائی کی وجہ سے برطانیہ اور فرانس کے فوجی اقدامات جائز ہیں۔

حکومت چھ کروڑ روپے کی امداد دیگی

ڈھاکہ ۶ ؍ اکتوبر ۔ مرکزی حکومت مشرقی پاکستان میں غذائی قلت سے متاثر لوگوں کی امداد کے لئے چھ کروڑ روپے صوبائی حکومت کو دے گی۔ اس امر کا انکشاف مرکزی وزیر خوراک و زراعت جناب ابو المنصور احمد نے کل میمن سنگھ کے قریب ایک جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا اگر ضرورت پڑی تو حکومت اور روپیہ بھی دے گی۔ ایک اور جلسہ میں انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اس مہینے کے آخر میں لوگوں کو اور زیادہ مقدار میں چاول ملنے لگے گا۔

مختصرات

— لائل پور ۶ ؍ اکتوبر ۔ ری پبلکن پارٹی کے سیکرٹری منیر عبد القیوم نے پھر کہا ہے کہ ری پبلکن پارٹی جداگانہ طریقہ انتخاب کی حامی ہے۔

— لاہور ۶ ؍ اکتوبر ۔ مغربی پاکستان کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے قائمقام لیڈر میاں امیر الدین نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مخلوط انتخاب کا طریقہ رائج ہونے سے ملت کے اتحاد و استحکام کو براہ راست خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

— کراچی ۶ ؍ اکتوبر ۔ قومی اسمبلی کے ایک آزاد رکن سردار فضل الکریم نے ری پبلکن اور عوامی لیگ کی مخلوط اسمبلی پارٹی میں شرکت کا اعلان کیا ہے۔

— لاہور ۶ ؍ اکتوبر ۔ مغربی پاکستان کے وزیر مہاجرین سید جمیل حسین رضوی کل لاہور سے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ وہاں مہاجرین کی آباد کاری کے سلسلہ میں اعلیٰ سطح کی مرکزی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

— ڈھاکہ ۶ ؍ اکتوبر ۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے نئے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے کے پیش نظر اضلاع کے نظم و نسق کو نئے سرے سے منظم کرنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔

— نئی دہلی ۶ ؍ اکتوبر ۔ کل صبح ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر زلزلے کے جھٹکوں نے دہلی شہر کو ہلا کر رکھ دیا یہ جھٹکے ۱۳ سیکنڈ تک جاری رہے۔

ایڈیٹر الفضل کے نام فیض الرحمٰن صاحب فیضی کا خط

ذیل میں فیض الرحمٰن صاحب فیضی کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے ایڈیٹر الفضل کے نام لکھا ہے۔ فیضی صاحب مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم گجراتی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ لیکن جب تک مرزا منظور احمد صاحب کا کوئی جواب نہ آ جائے ہم ایسے خط کو کوئی وقعت نہیں دیتے دوسرے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے لگائے ہوئے الزامات کے جواب کے بھی ہم منتظر ہیں۔ مرزا منظور احمد صاحب کے لگائے ہوئے الزام نہایت اہم ہیں اُن کو چاہیئے کہ ان کا بھی جواب دیں۔ کیونکہ یہ تعیین وقت کا سوال ہے جو بڑا اہم ہے اور تعیین وقت بھی دنوں کی نہیں بلکہ سالوں کی۔ پس مرزا منظور احمد صاحب کو چاہیئے کہ فیضی صاحب کی تردید کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کا جواب دیں۔ (ادارہ)

32, F.C. College Lahore
2/10/56

مکرمی ایڈیٹر صاحب!

تسلیم! آج کل جماعت احمدیہ میں چند شرارت پسند افراد کی طرف سے موجودہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف جو گمراہ کن پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔ اسے بعض اخبارات سے بھی ہوا دی جا رہی ہے۔ چونکہ میرا نام بھی ایسے ہی شرارت پسند افراد کے ساتھ منسوب کیا جا رہا ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں کہ مہربانی فرما کر اپنے اخبار میں میری طرف سے مندرجہ ذیل سطور شائع فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں تا کہ غلط فہمی دور ہو۔

(۱) میں خدا کے فضل سے احمدی ہوں اور عزل خلفاء کے عقیدے کو سراسر خلاف اسلام خیال کرتا ہوں (۲) ایک خلیفے کی زندگی میں دوسرے خلیفہ کا سوال اٹھانا ناجائز ہے۔ (۳) موجودہ امام جماعت احمدیہ جماعت کے خلیفہ ثانی ہیں۔ اور ان کو معزول کرنے کا سوال شر انگیز ہے (۴) جماعت احمدیہ میں فتنہ پرور افراد کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں۔ میں ان کی موجودہ امام جماعت احمدیہ کے خلاف کارروائیوں کو ناجائز اور برخلاف اسلام تصور کرتا ہوں (۵) میرے نزدیک یہ پروپیگنڈا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے خلفائے اسلام میں سے کسی کے خلاف ناواجب یا توہین آمیز الفاظ استعمال فرمائے ہیں قطعاً بے بنیاد اور افترا ہے (۶) تمام جماعت احمدیہ امام جماعت احمدیہ کی وفادار ہے اور اس میں کسی قسم کے انتشار کا کوئی خطرہ نہیں چند لوگ جو اختلاف رکھتے تھے گندے عضو کی طرح الگ ہو چکے ہیں (۷) جماعت کی طرف سے کسی کا سوشل بائیکاٹ نہیں کیا گیا۔ اخبارات کا یہ پروپیگنڈا بھی غلط ہے۔

امید ہے آپ یہ سطور اپنے اخبار میں چھاپ کر ممنون فرمائیں گے۔ والسلام

فیض الرحمٰن فیضی ایم ۔ اے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ر اکتوبر ۱۹۵۶ء

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا

ہم نے پہلے بھی کچھ حوالے پیش کئے ہیں۔ کہ "اہل پیغام" کو یہ گلہ ہے۔ کہ جن لوگوں
نے جماعت احمدیہ سے الگ ہو کر لاہور میں انجمن بنائی تھی ان میں سے بہت سے ایسے ہیں۔
کہ جو انجمن سے الگ ہو کر کام کر رہے ہیں۔ اور انجمن سے مل کر کام نہیں کرنا چاہتے۔ ذیل میں
ہم ایک تازہ اعتراف جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کے خطبہ سے جو آپ نے احمدیہ
بلڈنگس لاہور میں ۲۸ر ستمبر کو دیا نقل کرتے ہیں:۔

"حضرت مسیح موعود نے بڑا احسان کیا۔ کہ اس آگ کے گڑھے سے ہم کو نکالا۔
اور ایک اخوت ہمارے اندر قائم کی۔ اور ہمیں وصیت کی۔ کہ میرے بعد سب مل کر
کام کرو۔ تعجب کا مقام ہے کہ حضرت نے تو ہمارے لئے ایک ایسا لائحہ عمل قائم
کر دیا۔ جس پر چل کر ہم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن ہم اس کی پروا نہ کرتے
ہوئے اپنا اپنا رستہ الگ بنانا چاہتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا۔ کہ جو شخص یہ کہے
یا اپنے عمل سے یہ ثابت کرے۔ کہ وہ حضرت کے بتائے ہوئے رستہ پر چلنا
نہیں چاہتا۔ وہ آپ کو امام وقت کس طرح مانتا ہے۔

جماعت کے ساتھ مل کر کام کرو

ہم میں سے کسی شخص کا حق نہیں۔ کہ آپ کے بتائے ہوئے رستہ کو چھوڑ کر کوئی
اور رستہ اختیار کرے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے۔ کیا وہ اپنے آپ کو مجدد وقت
سے زیادہ عقلمند اور صائب الرائے سمجھتا ہے؟ یاد رکھئے یہ نفس کا
بڑا دھوکا ہے۔ کہ ایک شخص جماعت سے الگ ہو کر ایک کام کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ میں نیک کام کر رہا ہوں۔ میری کمائی میں سے اتنا روپیہ نیک کام پر لگ رہا
ہے۔ وہ بڑے دھوکے میں ہے۔ ایک رستہ کام کرنے کا جو منجانب اللہ بتا دیا
گیا ہے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ اس کو چھوڑ کر نئی راہ اختیار کرے۔ اور جماعت سے
الگ ہو کر کام کرے۔ یہ میں اس لئے نہیں کہتا۔ کہ میں نیکوکار ہوں۔ میں تو بہت
کمزور آدمی ہوں۔ لیکن اس بناء پر کہ خدا کے مامور نے کام کرنے کا ایک طریق
بتا دیا ہے۔ اس کی اتھارٹی پر کہتا ہوں۔ کہ جو شخص اس راہ کو چھوڑ کر دوسری
راہ اختیار کرتا ہے۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔ خدا کے لئے اس پر غور کریں۔
اور بجائے اس کے کہ اس کے احسان کی قدر کریں۔ ناشکری سے کام نہ لیں۔
نفس بڑا دھوکہ دیتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس بات کو دیکھے کہ آیا میں اس
رستہ پر چل رہا ہوں۔ جو قرآن نے بتایا۔ اور جس کی مجدد وقت نے ہدایت کی ہے۔
بہت خطرے کا مقام ہے۔ جو شخص مجدد وقت کی ہدایت کے خلاف اپنی
راہ اختیار کرتا ہے۔ وہ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ تمام جماعت کو نقصان پہنچا
رہا ہے۔ اگر اس کے رویہ سے خدا کا کام رک گیا۔ تو یہ کتنا بڑا نقصان ہوگا۔
اس سے بچنا چاہیئے۔"

ہم جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی اس امر میں پوری پوری تائید کرتے ہیں۔
لیکن سوال یہ ہے کہ جماعت سے الگ ہو کر علیحدہ کام کرنے کی طرح پہلے کس نے ڈالی؟
یہ انتشار اور خود رائی کی بنیاد کس نے رکھی۔ ہم نے یہ بات پہلے بھی واضح کی ہے۔ کہ
جماعت احمدیہ کی سالمیت کو سب سے پہلے انہی لوگوں نے توڑنے کی کوشش کی۔ جنہوں
نے سب سے پہلے معتمدین کی انجمن کے اکثریت کے فیصلہ کو ٹھکرایا اور خلافت مسیح موعودؑ
سے الگ ہو کر لاہور میں اپنا الگ اڈا بنایا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہی نہیں فرمایا تھا۔ کہ میرے بعد سب
مل کر کام کریں۔ بلکہ حضور اقدسؑ نے یہ بھی واضح فرمایا تھا۔ کہ میرے جانے کے بعد جماعت
میں قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا۔ اور جب مخالفین یہ سمجھ رہے ہوں گے۔ کہ قدرت اول
کے ختم ہونے کے بعد یہ جماعت ختم ہو جائیگی۔ اللہ تعالیٰ قدرت ثانیہ بھیج کر پھر
ان کا جواب دے گا۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد
سیدنا حضرت ابوبکرؓ کی خلافت کی مثال دے کر "قدرت ثانیہ" کی کھلی کھلی
نشاندہی فرما دی تھی۔ اور آپ کی وفات کے بعد جماعت نے خلافۃ المسیح کو تسلیم
کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفۃ المسیح مان لیا تھا۔ یعنی
قدرت ثانیہ کی عملی شہادت بھی اللہ تعالیٰ نے ہمارے سامنے رکھ دی تھی۔ اور ان
لوگوں کو بھی باندھ کر آپ کی بیعت کرا دی تھی۔ جو طبعاً آزاد واقع ہوئے تھے۔ اگرچہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کو بہت تکلیفیں ان سے پہنچیں۔ اور انہیں
باندھ باندھ کر جماعت کے ساتھ رکھا گیا۔ لیکن آپ کی خلافت کو ابتداء میں ان کا
بے چون وچرا تسلیم کر لینا اللہ تعالیٰ کے خاص تصرف سے تھا۔ جیسا کہ خلیفۃ المسیح اول
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقاریر سے بھی واضح ہوتا ہے۔ اور یہ تصرف اس غرض سے
تھا۔ تاکہ "قدرت ثانیہ" کی بنیاد پڑ جائے۔ اور وہ اتنی مستحکم ہو جائے۔ کہ اگر بعد میں
آزاد طبع افراد اپنی من مانی بھی کر لیں۔ تو اسے کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔

"قدرت ثانیہ" جس کا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وعدہ فرمایا
تھا۔ اور جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف سے اس طرح ظہور پذیر کیا۔ اور
مستحکم کیا ٹلنے والی نہیں تھی۔ اور وقت نے بتا دیا ہے۔ کہ باوجود ان لوگوں کی من مانی
کرنے کے وہ مستحکم ہو چکی ہے۔ اور "خلافت ثانیہ" کی شکل میں اپنی پوری شان کے
ساتھ ظہور پذیر ہوئی ہے۔ اور اپنے فیض سے دنیا کی خشک کھیتوں کو سیراب کر دی ہے۔

"قدرت ثانیہ" جس کا مسیح موعود علیہ السلام نے وعدہ فرمایا تھا "خلافت ثانیہ"
میں اب ایک ایسی ٹھوس حقیقت بن گئی ہے۔ کہ جس کے وجود سے مخالف سے مخالف
بھی انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اب ایک ایسی خدائی مشینری بن چکی ہے۔ کہ ذرا سے نفاق اور
غیریت کو بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اور اب یہ ایک ایسی پاکیزہ ندی کی صورت اختیار
کر چکی ہے۔ کہ ذرا سے گدلاپن کو بھی اچھال کر باہر پھینک دیتی ہے۔ اور جو گدلاپن وہ
اچھال کر باہر پھینکتی ہے۔ اس سے کہیں یہاں اور کہیں وہاں جوہڑ بن جائیں تو بن جائیں۔
اور آزاد طبع لوگ اپنی اپنی الگ ٹکریاں بنا لیں تو بنا لیں۔ اگرچہ بعض افراد جو اس کو محسوس
کرتے ہیں۔ جانتے ہیں کہ ان سب جوہڑوں کو ملا کر پھر ایک ندی کی صورت میں تبدیل کر
دیا جائے۔ مگر یہ ناممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتشار پسند لوگ جنہوں نے جماعت احمدیہ
سے الگ ہو کر اپنا الگ گھروندا بنایا تھا۔ انتشار در انتشار کا شکار ہو رہے ہیں۔
اور اپنی اپنی ایک ٹکڑی بناتے چلے جاتے ہیں۔ اور سب کو اکٹھا کرنے کے لئے جناب ڈاکٹر
غلام محمد صاحب انتباہ پر انتباہ کئے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ سچ ہے سہ

خشت اول چوں نہد معمار کج ؛ تا ثریا مے رود دیوار کج

ہم ان تمام سعید روحوں سے جو واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امام الزمان
تسلیم کرتے ہیں۔ اور کسی وجہ سے وہ خلافت سے الگ جا پڑے ہیں۔ مگر دل سے چاہتے
ہیں کہ جس کام کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اس کی
تکمیل لازمی ہے۔ نہایت درد دل سے اپیل کرتے ہیں۔ کہ وہ غور کریں اور اس حقیقت کو
سمجھنے کی کوشش کریں۔ کہ خلافت ہی وہ "قدرت ثانیہ" ہے۔ جس کا وعدہ ہم سے کیا گیا
تھا۔ اور جو خلافت المسیح اول کے وجود سے آغاز پا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وجود میں اپنی پوری شان
کے ساتھ ظہور پذیر ہوئی ہے۔ اور خلافت ہی وہ چیز ہے۔ جو الٰہی جماعتوں کے شیرازہ
کو مضبوط کرتی ہے۔ اس سے الگ ہو کر کام کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اس طرح ہم
جناب ڈاکٹر غلام محمد صاحب کی تائید کرتے ہیں۔ اور قرآن کریم کی ہدایت کی طرف
سب کو توجہ [illegible]

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا
جماعت احمدیہ کے لئے یہ حبل اللہ "قدرت ثانیہ" یعنی خلافت ہی ہے۔

لجنہ اماء اللہ کراچی کا جلسہ تحریک جدید

لجنہ اماء اللہ کراچی کے زیر اہتمام احمدیہ ہال کراچی میں زیر صدارت بیگم
بشیر احمد صاحب تحریک جدید کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبد المالک خاں
صاحب نے تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ کن حالات میں سیدنا حضرت امیر المومنین
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اور اس تحریک کے
نتیجہ میں ہم پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ چند ممبرات نے بھی تقاریر کے ذریعہ تحریک جدید
کا مقصد واضح کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(بیگم شاہنواز سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کراچی)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

خلافت۔ جمہوریت اور آمریت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ پر بعض اعتراضات کے جواب

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب ثاقب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

(۲)

حضرت عمرؓ کا نمونہ

اس کے بعد میں حضرت عمرؓ کی جمہوریت کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کا زمانہ جمہوریت کا بہترین نمونہ ہے۔ آپ نے مشورہ کے لئے ایک خاص مجلس شوریٰ منعقد فرمائی ہوئی تھی۔ جس کے ارکان حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ۔ عبیدہ بن جراحؓ۔ عبدالرحمن بن عوفؓ۔ معاذ بن جبلؓ۔ ابی بن کعب اور زیدؓ بن ثابت وغیرہ تھے۔ اس کے علاوہ ایک عام مجلس شوریٰ تھی۔ اس مجلس کے انعقاد کا طریق یہ تھا۔ کہ جب کوئی اہم معاملہ مشورہ کے لئے پیش ہوتا۔ تو ایک منادی کرا دی جاتی الصلوٰۃ جامعۃ لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے۔ حضرت عمرؓ منبر پر کھڑے ہو کر زیر بحث معاملہ پیش فرماتے اور لوگ اپنی اپنی رائے پیش کرتے۔

حضرت عمرؓ کے عہد کی تاریخ کا بغور مطالعہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اس مجلس شوریٰ کے مشورہ سے نظام حکومت کو اس قدر منظم اور منضبط فرمایا کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ فوجداری اور زرعی نظام۔ محاصل کے قواعد رعایا اور گورنروں کے باہمی تعلقات کے متعلق قواعد غرض زندگی کے ہر شعبہ میں آپ نے مکمل اور بہتر ضابطہ حیات مرتب فرمایا۔ اور اس کے مطابق نظام خلافت کو چلایا۔ بایں ہمہ آپ کی زندگی میں بھی بعض اہم واقعات ایسے نمایاں طور پر ملتے ہیں۔ جہاں آپ نے مجلس شوریٰ کے مشورہ کو رد کر کے اپنا فیصلہ نافذ فرمایا جس کے متعلق بعد کے واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ درحقیقت ان معاملات میں حضرت عمرؓ کا فیصلہ ہی درست تھا مثال کے طور پر عراق و شام کی مفتوحہ زمین کا مسئلہ ہے جب فاروقی فوجوں نے عراق و شام کے علاقوں کو فتح کیا تو جمہور مسلمانوں اور فوجی افسروں کا خیال یہ تھا کہ گزشتہ دستور کے مطابق یہ زمینیں بھی مجاہدین میں تقسیم کر دی جائیں لیکن حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ ان زمینوں کو بعد کے مسلمانوں کی بہبودی کے لئے حکومت کی ملکیت میں رہنے دیا جائے۔ تاکہ ان کی آمد سے جمہور مسلمانوں کو تا دیر فائدہ پہنچتا رہے۔

بعض روایات سے یہ ثابت ہے کہ صحابہ کرام برابر کئی دن تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بحث کرتے رہے۔ یہاں تک کہ تیسرے دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا کہ مجھے قرآن مجید کی ایک آیت سے حوالہ مل گیا ہے۔ جس سے میرا استدلال درست ثابت ہوتا ہے

چنانچہ اس بارہ میں کتاب الخراج میں جو روایت نقل کی گئی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"محمد بن اسحاق نے امام زہری سے روایت کی ہے کہ سواد عراق فتح ہوا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے اس کے متعلق مشورہ کی۔ ان میں سے اکثر کی رائے یہ تھی۔ کہ اس کو تقسیم کر دیا جائے اور بلال بن رباح رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ شدت سے اس بات پر مصر تھے کہ یہ ضرور تقسیم ہونا چاہیئے۔ حضرت عمرؓ کی رائے یہ تھی کہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔ اور فی الحال تقسیم نہ کی جائے حضرت عمرؓ جب ان لوگوں کی مخالفت کو دیکھتے تھے تو بے اختیار اللہ تعالیٰ سے یوں دعا کرتے تھے کہ اے اللہ بلال اور اس کے ساتھیوں کے اعتراض سے مجھے بچا۔ اور ان کا جواب مجھے خود سمجھا۔ یہ بحث دو تین دن تک دن تک یا اس سے کم و بیش جاری رہی۔ آخری دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اب مجھے عراق کے بارے میں ایک دلیل مل گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ اپنے رسول کو عطا فرمائے۔ ایسی چیزیں جن پر تمہارے گھوڑے اور اونٹ نہیں دوڑے بلکہ اس نے خود ہی اپنے فضل سے اپنے رسول کو جس چیز پر چاہا قبضہ دے دیا اور اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اس آیت کی تلاوت کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا یہاں تک تو یہودیوں کے بنو نضیر قبیلہ کے متعلق ذکر تھا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اگلی آیتوں میں تمام ملکوں کے متعلق احکام جاری فرمائے ہیں اور فرمایا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بستیوں اور ان کے باشندوں میں سے بخشا وہ اللہ تعالیٰ کا ہے اور اس کے رسول کا ہے اور قریبیوں کا ہے اور یتامیٰ کا ہے اور مساکین کا ہے اور مسافروں کا ہے۔ تاکہ یہ مال تم میں سے امیروں کے درمیان چکر کھانے والا نہ بن جائے۔ اور رسول اس مال میں سے تم کو جو کچھ دے وہ لے لو۔ اور جس بات سے روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ سزا دینے میں سخت بھی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ آگے فرماتا ہے کہ یہ مال مہاجر غریبوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کئے گئے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضا کی جستجو میں رہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی سچے لوگ ہیں آتنی آیتیں پڑھنے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ دیکھو پھر اللہ تعالیٰ نے اسی پر بس نہیں کیا بلکہ ان کے ساتھ ایک اور جماعت کو ملایا ہے اور فرماتا ہے کہ ان لوگوں کے لئے بھی جو اس گھر میں پہلے سے تھے

کیا حضرت خلیفہ اولؓ یورپ میں احمدیت کی تبلیغ کے خلاف تھے؟

حضرت مولوی صاحب کی طرف منسوب کردہ الفاظ کی تشریح خود آپ کی اپنی زبان مبارک سے

خواجہ نذیر احمد صاحب سیدنا حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق لکھتے ہیں:

"حضرت مولانا نورالدین صاحب نے دعا فرمائی اور حضرت خواجہ صاحب سے فرمایا آپ تثلیث ماننے والوں میں جا رہے ہیں۔ آپ سب سے اول لا الٰہ الا اللہ کی تبلیغ کریں۔ یہ اسلام کی ابتدا ہے۔ جب کوئی آپ کا ہمخیال ہو جائے تو پھر اس کو محمد رسول اللہ پڑھا دیں۔ یہ اسلام کی انتہا ہے۔ اور آپ کا کام ختم ہے۔" (پیغام صلح ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء)

اس سے خواجہ صاحب نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے۔ کہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ نے خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کو یورپ میں احمدیت کا ذکر کرنے سے منع فرمایا تھا۔ اور صرف اسلام کی تبلیغ کرنے کی ہدایت دی تھی ــــ حالانکہ جیسا کہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب ثابت کر چکے ہیں۔ یہ خیال بالبداہت غلط ہے۔

اس جگہ حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا ہی ارشاد فرمودہ ایک اور حوالہ پیش کیا جاتا ہے جس سے یہ امر پوری طرح واضح ہو جاتا ہے۔ کہ اگر حضور نے بالفرض وہ الفاظ کہے بھی تھے۔ جو خواجہ نذیر احمد صاحب نے ان کی طرف منسوب کئے ہیں۔ تو ان کا مطلب اور مفہوم کیا تھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"لا الٰہ الا اللہ کے ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی حکم ہے کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جائے۔ اب سارے ماموروں کو ماننا لا الٰہ الا اللہ کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدمؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت مسیح ان سب کا ماننا اسی لا الٰہ الا اللہ کے ماتحت ہے۔ حالانکہ انکا ذکر اس کلمہ میں نہیں ہے" (بدر نمبر ۱۹ جلد ۱۰)

مندرجہ بالا صراحت کے بعد حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کے متعلق اس سلسلہ میں کوئی اشتباہ، یا غلط فہمی کی گنجائش نہیں رہتی ــ امید ہے کہ آئندہ غیر مبائعین حضرات ایسی غلط بیانات کی اشاعت سے اجتناب کریں گے۔ (خورشید احمد)

تھے۔ اور جنہوں نے کہ ایمان کو اپنے دلوں میں داخل کر لیا تھا وہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے شہر وں میں آ بسے ہیں اور اپنے دلوں میں اس مال سے جو ان کو دیا جائے پورا استغنا محسوس کرتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو اپنے نفسوں پر ترجیح دیتے ہیں۔ خواہ وہ کتنی ہی غربت یا فاقہ میں کیوں نہ مبتلا ہوں۔ اور جس قوم کے دل سے اللہ تعالیٰ بخل دور کر دے۔ وہ قوم بڑی کامیابی پانے والی ہوتی ہے۔ یہ آیتیں پڑھنے کے بعد حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ جہاں تک ہمیں رسول کریم صلعم سے معلوم ہوا ہے۔ یہ آیتیں خاص طور پر انصار کے متعلق ہیں۔ پھر فرمایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس پر بھی بس نہیں کی۔ بلکہ ان کے ساتھ ایک اور جماعت کو ملا دیا اور فرمایا وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ اور کہیں گے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو بخش اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے تھے۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کے متعلق بغض پیدا نہ کر تو بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ پھر فرمایا دیکھو یہ آیت ان سب لوگوں کے متعلق ہے جو بعد میں آئیں گے اور قرآنی فیصلہ کے مطابق حکومت کو تمام لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے پس ہم کس طرح تمام اموال کو موجودہ نسل میں تقسیم کر دیں۔ اور جو ابھی تک نہیں آئے ان کا حصہ چھوڑ دیں ہی نہ اس پر تمام صحابہ نے حضرت عمرؓ کی بات مان لی۔ اور سواد عراق پر خراج لگانے کا فیصلہ دے دیا گیا

(کتاب الخراج ص۱۵ مطبوعہ مصر)

یہ اور اس قسم کے متعدد واقعات ایسے نقل کئے جا سکتے۔ جن میں خلفائے راشدین نے صحابہ کرام اور دیگر جمہور مسلمین سے اختلاف کیا۔ اور اپنا فیصلہ نافذ کیا۔ اب دیکھنا تو یہ ہے کہ کیا خلفاء راشدین نے ایسا کر کے جمہوری اصولوں کو ترک کیا۔ اور آمریت اور ڈکٹیٹر شپ (Dictatorship) کا ارتکاب کیا ہے ہرگز نہیں۔ آج کے معترضین اگر اس زمانہ میں موجود ہوتے تو خلفائے راشدین کی ذات بھی ان کے بدترین اعتراض سے بچ نہ سکتی تاریخ کے اوراق اس امر کے شاہد ہیں کہ خلفاء راشدین پر اس قسم کے اعتراضات

کئے گئے۔ اور ان کو آمر مطلق قرار دے کر اپنی رائے ان پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ اور بالآخر اس کا نتیجہ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی شہادت کی صورت میں نمودار ہوا۔

میں کہتا ہوں کہ یہ آمریت نہیں ہے۔ بلکہ اس قسم کے اعتراضات، خلافت اور موجودہ خود ساختہ جمہوریت میں فرق نہ سمجھنے کی بنا پر پیدا ہوئے ہیں۔ موجودہ جمہوریت جس کی درآمد برطانیہ اور امریکہ سے ہوئی ہے اس کا اصول یہ ہے کہ چونکہ سربراہ حکومت خواہ وہ صدر مملکت ہو یا وزیر اعظم ہو وہ عوام الناس کے ووٹوں سے بنتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ جمہور کی رائے کی پابندی کرے اور کوئی فیصلہ ایسا صادر نہ کرے جو پارلیمنٹ کے نمائندگان (جن کو عوام نے منتخب کر کے بھجوایا ہے) کی رائے کے خلاف ہو۔ یہ وزیر اعظم اور صدر مملکت چونکہ خالصۃً دنیاوی حکومت کے سربراہ ہوتے ہیں۔ اور ان کے انتخاب میں دین اور شریعت کا کوئی ہاتھ نہیں ہوتا۔ اس لئے کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ان کا انتخاب اللہ تعالیٰ کی مصلحت اور منشاء کے ماتحت ہوا ہے۔ اس لئے ایسے سربراہوں کے قلب و ذہن پر بھی یہی خیال جاگزیں ہوتا ہے۔ کہ جمہور کا اس میں نقصان ہو یا فائدہ ہم ان کی رائے کے پابند ہیں۔ لیکن خلیفہ کا انتخاب دنیاوی سربراہوں سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔ خلیفہ کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خلیفہ منتخب ہی وہی ہوتا ہے۔ جو خلافت کی اہلیت رکھتا ہو۔ اور جو صحیح معنوں میں مسلمانوں کی ذمہ داریوں کے بوجھ کو اٹھا سکتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ خلیفہ اپنے کاموں میں جہاں جمہور مسلمانوں کی آراء کو ملحوظ رکھتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کی منشاء کو مقدم رکھتا ہے کیونکہ اسے جمہور مسلمانوں کی خوشنودی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ملحوظ خاطر ہوتی ہے۔ اور جمہور مسلمانوں کی ناراضگی سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا خوف ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر قدم اٹھانے سے پیشتر اللہ تعالیٰ کی منشاء کو معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی خاص قدرت ہے کہ ایسے اہم مواقع پر اسے وحی جلی یا وحی خفی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے راہنمائی بھی حاصل ہو جاتی ہے کہ کونسا راستہ اسے اختیار کرنا چاہیئے۔ چنانچہ جب اس کے قلب پر اللہ تعالیٰ کی منشاء کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تو جہاں وہ اپنے

موقف پر میخ کی طرح گڑھ جاتا ہے۔ وہاں اسے اللہ تعالیٰ یہ توفیق بھی عنایت فرما دیتا ہے۔ کہ وہ بدلائل جمہور مسلمانوں کو اپنے موقف کی افادیت بھی ثابت کر دیتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ دنیاوی سربراہ کو جس کو محض عوام نے انتخاب کیا ہوتا ہے۔ وہ اسے معزول کر کے کسی دوسرے سربراہ کے حق میں ووٹ دے کر اسے اپنا لیڈر منتخب کر لیتے ہیں۔ لیکن خلیفہ کے متعلق ایسا نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے انتخاب میں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اور منشاء و رضا بھی شامل ہوتی ہے۔ اس لئے انتخاب کے بعد جمہور مسلمان اسے معزول نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ایسا کر سکتے ہوں۔ تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ اس کے انتخاب میں (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کو غلط فہمی ہو گئی تھی۔ اور اس وقت اس کو معلوم نہ تھا کہ خلافت کا اصل مستحق کون ہے۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ درحقیقت پہلا انتخاب غلط فہمی کی بناء پر ہو گیا تھا۔ اصل مستحق تو دوسرا خلیفہ تھا۔ چونکہ یہ امر اللہ تعالیٰ

کی ذات بابرکات سے بعید ہے۔ اس لئے یہ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کہ کسی خلیفہ کے انتخاب کے وقت اللہ تعالیٰ کو غلط فہمی پیدا ہو گئی ہو۔ لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ اگر کسی وقت کسی خلیفہ کے متعلق بعض مسلمانوں کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہو کہ وہ خلافت کی اہلیت نہیں رکھتا ایسا وسوسہ شیطانی ہوگا۔ اور اس کے لئے اسے استغفار کرنا چاہیئے۔ اور اگر وہ اپنے وسوسہ کو پورا کرنے کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنے کی کوشش کرے تو اس کی اصلاح کے لئے بھی مناسب اور جائز ذرائع اختیار کرنا ضروری ہے۔ تاریخ کی ورق گردانی کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کے جمہوری نظام کی تشریح کے طور پر چند مشہور مثالیں بیان کرنے کے بعد اب میں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے قول اور فعل کی چند مثالیں آئندہ قسط میں پیش کروں گا جس سے قارئین یہ اندازہ کر سکیں گے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے اپنی جماعت کے نظام کی اساس رسول کریمؐ اور خلفاء راشدین کے اسلامی جمہوری نظام پر ہی رکھی ہے۔ (باقی)

تحریک جدید کے موضوع پر جلسے

برہمن بڑیہ

مورخہ ۳۰ ستمبر بروز اتوار برہمن بڑیہ کی مسجد المہدی میں تحریک جدید کا جلسہ زیر صدارت میر عبدالستار صاحب کیا گیا۔ گیارہ بجے سے لوگ جلسہ میں شرکت کرنے لگے ½۱۱ بجے جلسہ شروع ہوا مولوی سلیم اللہ صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ اس کے بعد آپ موصوف نے درثمین سے ایک نظم پڑھی۔ اس کے بعد احقر نے تحریک جدید کے متعلق تقریر کی۔ مولوی سلیم اللہ صاحب نے بھی تقریر کی۔ نیز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے کلام سے اقتباسات سنائے۔ اس کے بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ بعدہٗ ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی۔

بالآخر کارکنوں کو چار گروپ میں تقسیم کیا گیا۔ بعد دعا کے گروپ اپنے اپنے حلقہ کی طرف برائے وصولی تشریف لے گئے۔ تین بجے جلسہ برخاست کیا گیا۔ ابوالخیر محمد عبداللہ مربی سلسلہ برہمن بڑیہ

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کا جلسہ تحریک جدید ۳۰ ستمبر کو مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں زیر صدارت مکرم خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جلسے میں مولانا ابوالعطاء صاحب۔ شیخ عبدالقادر صاحب۔ سید بہاول شاہ صاحب قاضی محمد برکت اللہ صاحب۔ چوہدری اسداللہ خانصاحب امیر جماعت اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور تحریک جدید کے مختلف مطالبات کی وضاحت کی۔

شیخ محمد اکبر صاحب۔ محمد رفیق صاحب اور خاکسار نے نظمیں بھی پڑھیں۔

آخر میں صاحب صدر نے تحریک جدید کے مطالبہ دعا پر تقریر کرنے کے بعد دعا کرائی اور جلسہ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ خالد ہدایت اللہ بی۔ اے

سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور

درخواستہائے دعا

خاکسار کے والد صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ بزرگان کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین عصمت اللہ اشرف۔ ربوہ

(۲) میں چند مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام اور درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

شیخ بشیر احمد مکان نمبر ۵۳ ڈی بلاک اوکاڑہ

خلیفہ برحق کو معزول کرنیکا خیال سراسر خلاف عقل ہے

از مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

اس امر کے متعلق کہ اللہ تعالےٰ کا قائم کردہ خلیفہ معزول نہیں کیا جاسکتا۔ نقلی دلائل ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں کافی بیان کئے جاچکے ہیں۔ میں اس مختصر سے نوٹ میں صرف بعض عقلی دلائل بیان کرنا چاہتا ہوں۔

۱۔ دنیا کے تمام نظاموں کی رو سے کسی منصب پر کھڑے ہونے والے شخص کو وہی ہستی معزول کرسکتی ہے۔ جس نے اس منصب پر اس کا تقرر کیا ہو۔

قرآن کریم میں صاف طور پر اللہ تعالےٰ نے خلفاء کے متعلق صراحت فرمادی ہے کہ انہیں اللہ تعالےٰ مقرر کرتا ہے۔ بظاہر مومنوں کی جماعت منتخب کرتی ہے۔ مگر اندرونی تصرف اللہ تعالےٰ کا ہی ہوتا ہے۔

پس ایسا شخص جو یہ تسلیم کرتا ہے کہ قرآن کریم کی صراحت کے بموجب خلفاء کا تقرر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ کیسے عقلاً تسلیم کرسکتا ہے کہ اسے کوئی جماعت معزول کرسکتی ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ کسی شخص کو خلافت کے منصب سے ہٹاکر کسی دوسرے کو لانا چاہے تو وہ اسے وفات دے سکتا ہے اس امر کی کیا ضرورت ہے کہ کوئی اور طریقہ اختیار کیا جائے

پس پہلی دلیل یہی ہے کہ جسے اللہ تعالےٰ نے مقرر کیا ہو اسے اللہ تعالےٰ ہی اس منصب سے ہٹا سکتا ہے کسی انسان کی یا جماعت کی مجال نہیں کہ ایسا کرسکے۔

۲۔ اگر یہ تسلیم کرلیا جائے کہ خلفاء کے لئے ممکن ہے کہ وفات سے پہلے وہ خلافت کے اہل نہیں رہتے اور اس قابل ہوتے ہیں کہ (نعوذ باللہ) انہیں اس منصب سے ہٹا دیا جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کے علم غیب پر بھی حرف آتا ہے کہ کیوں اللہ تعالےٰ نے ایسے شخص کو خلیفہ مقرر کیا جسکے متعلق اسے علم تھا کہ وہ آخر تک بار خلافت کو اٹھانے کے قابل نہیں رہے گا۔ پس اگر ہمیں یقین ہو کہ فلاں شخص کا کسی منصب پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے تقرر ہوا ہے اور پھر اللہ تعالےٰ کی تائیدات کی بارشیں اس کے شامل حال ہوں تو پھر یہ خیال کرنا کہ کسی وقت وہ خلافت کے قابل نہیں رہا اور معزول کئے جانے کے قابل ہے۔ ایک مجنونانہ اور احمقانہ خیال ہے

(۳) تیسری زبردست عقلی دلیل کہ جماعت خلفاء کو معزول نہیں کرسکتی یہ ہے کہ دنیا کے ہر نظام میں بالا افسر ہی اپنے ماتحت کو معزول کرسکتا ہے۔ مثلاً پاکستان میں اصل حاکم عوام کی منتخب پارلیمنٹ تصور کی جاتی ہے۔

اصل sovereignty عوام کو حاصل ہے۔ اور ان کے انتخاب کے ذریعہ سے پارلیمنٹ کو۔ وزیراعظم پارلیمنٹ کے ماتحت ایک افسر ہے۔ اگر پارلیمنٹ کی اکثریت متفق ہو تو وزیراعظم کو اس کے عہدہ سے ہٹایا جاسکتا ہے۔

بہرحال قاعدہ یہ ہے کہ بالا حاکم ہی اپنے ماتحت کو معزول کرسکتا ہے۔ ماتحت بالا حاکم کو اپنے منصب سے نہیں ہٹاسکتا۔ اب آیئے ہم دیکھیں کہ خلافت کی کرسی پر بیٹھنے والا شخص جماعت کے اوپر حاکم ہے یا اس کے ماتحت ہے؟

اگر تو اہل پیغام کے اصول کو تسلیم کرلیا جائے کہ مسیح موعود علیہ السلام کی اصل جانشین انجمن ہے۔ خلیفہ اگر کوئی ہو بھی تو اسے انجمن کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ تو اس صورت میں انجمن یا جماعت اسے معزول کرنے کا حق رکھے گی۔ مگر ساتھ ہی ہم اس امر کو ماننے پر مجبور ہوں گے کہ خلیفۃ المسیح انجمن ہے نہ کہ وہ شخص۔

لیکن ہماری جماعت کسی انجمن کو خلیفۃ المسیح نہیں مانتی بلکہ آیت استخلاف کے بموجب مسیح موعود علیہ السلام کا جانشین خلیفۂ وقت کو تسلیم کرتی ہے۔ اب ذرا غور کریں کہ وہ کرسی جس پر مسیح موعود بیٹھتے تھے اور جس پر حضور علیہ السلام کی نیابت میں اب خلیفۂ وقت بیٹھتا ہے وہ جماعت یا انجمن کے ماتحت کرسی ہے یا اس کے اوپر ہے۔ اگر یہ کرسی انجمن یا جماعت کے ماتحت ہے تو پھر ماننا پڑیگا کہ مسیح موعود علیہ السلام بھی جماعت یا انجمن کے ماتحت تھے۔ لیکن یہ امر بالبداہت غلط ہے۔

پس جب یہ تسلیم کرلیا جائے کہ خلافت کی کرسی کا مقام جماعت سے بالا ہے۔ اور اس کرسی پر بیٹھنے کی وجہ سے خلیفۂ وقت ظلی طور پر نبی متبوع کے اختیار حاصل کرلیتا ہے تو پھر یہ خیال کرنا کہ جماعت خلیفۂ وقت کو معزول کرسکتی ہے ایک احمقانہ خیال ہے

اگر یہ کرسی جماعت کے نیچے ہے تو پھر خلیفۂ وقت کی پوزیشن عام دنیوی جماعت کے صدروں کی رہ جاتی ہے۔ وہ ہرگز ہرگز نبی متبوع کا جانشین اور خلیفہ نہیں کہلا سکتا۔ اور اگر وہ نبی متبوع کا جانشین ہے۔ تو ظلی طور پر اُسے اپنے متبوع کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ وہ جماعت کا مرشد اور راہنما ہوگا نہ کہ جماعت اسکی مرشد اور راہنما ہوگی۔

پس یہ پرلے درجے کی حماقت ہے کہ پہلے ایک شخص کو خلیفۃ المسیح یا خلیفۃ الرسول تسلیم کرلیا جائے۔ اور پھر یہ خیال کیا جائے کہ اسے جماعت معزول کرسکتی ہے

لہٰذا منکرین خلافت جو ایسا خیال کرتے ہیں۔ وہ نہ صرف قرآن اور حدیث صحیحہ کا انکار کرتے ہیں۔ بلکہ عقل سلیم کے مسلّمہ اصولوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر قسم کے شیطانی وساوس اور عقلی لغزشوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ اور خلافت حقہ کے ساتھ صادق اور وفادار خدام کی حیثیت میں تاموت وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

برکات خلافت کے موضوع پر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے ریداں میں

جلسۂ عام

بروز ہفتہ مورخہ ۶ر اکتوبر ۱۹۵۶ء محلہ دارالصدر شرقی کے زیر اہتمام برکات خلافت کے موضوع پر ایک جلسہ عام بعد نماز مغرب دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں ہورہا ہے۔ احباب ربوہ سے التماس ہے کہ وہ جلسہ میں شرکت فرماکر علماء سلسلہ کے خیالات سے مستفید ہوں اور شکریہ کا موقعہ بہم پہنچائیں۔

امید ہے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کا ریکارڈ کیا ہوا ایک تازہ پیغام بھی سنایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ جلسہ مغرب کی نماز کے معاً بعد شروع ہوجائیگا مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(صدر محلہ دارالصدر شرقی)

جلسہ سالانہ کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں

بفضل ایزدی حسب سابق اس سال بھی ہمارا جلسہ سالانہ سابقہ تاریخوں میں مرکز ربوہ میں ہوگا انشاء اللہ تعالےٰ اس جلسہ کی ضروریات اور اسکے کاموں کی سرانجام دہی کے لئے جو صاحب کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں وہ بند لفافہ میں اپنا ٹینڈر ۲۰ر اکتوبر ۱۹۵۶ء تک دفتر افسر جلسہ سالانہ میں بھیج دیں۔ مندرجہ ذیل ٹینڈر مطلوب ہیں:۔

۱۔ گوشت بکرا ۷۔ باورچی
۲۔ ” گائے ۸۔ روشنی
۳۔ قلعی دیگ ۹۔ ماشکی
۴۔ نانبائی ۱۰۔ صفائی
۵۔ آٹا گندھائی ۱۱۔ نقل و حمل دیگڈوں کے لئے
۶۔ پیڑے کرائی ۱۲۔ فراہمی ریہہ متفرق

نوٹ:۔ ۱۔ ٹینڈر کھلنے کے بعد جنکے ٹینڈر منظور ہونگے صرف انکو اطلاع دی جائے گی
۲۔ یہ ضروری نہیں کہ کم نرخ کا ٹینڈر ہی منظور کیا جائے

(افسر جلسہ سالانہ)

رحمان کی خوشنودی

بھولے بھٹکے لوگوں کو دین کی رغبت دلاکر راہ راست پر لانا رحمان کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہت بڑا سبب ہے جو لوگ اس طرف توجہ دیتے ہیں اور بھولے بھٹکے لوگوں کو راہ راست پر لاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان پر بہت خوش ہوتا ہے۔

آپ اخبار الفضل کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچاکر ان کی ہدایت کا سامان کرسکتے ہیں۔ اور رحمان کی خوشنودی حاصل کرسکتے ہیں

(منیجر الفضل)

مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل کی طرف سے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت و عقیدت کا اظہار

خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل ربوہ نے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا ہے۔

"ہم جملہ کارکنان و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے دلی عقیدت اور وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم صدق دل سے حضور ایدہ اللہ ہی کو مصلح الموعود اور پسر موعود یقین کرتے ہیں اور اس زمانہ میں اسلام کی ترقی کو حضور پر نور کی خلافت حقہ اور قیادت موعودہ ہی سے وابستہ سمجھتے ہیں۔ ہم حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے ہمیں حضور کی رہنمائی پر فخر ہے، اور حضور کے وجود باجود کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بالخصوص اور تمام بنی نوع انسان کے لئے بالعموم ایک عظیم الشان انعام یقین کرتے ہیں۔

ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کو صحت و عافیت والی کامیاب و کامران لمبی زندگی عطا فرمائے تا حضور کی زندگی ہی میں اقوام عالم کثیر تعداد میں کفر و الحاد کے گڑھے سے نکل کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور حضور صلعم پر درود بھیجنے والوں میں شامل ہو جائیں۔ اور دنیا میں اسلام کا غلبہ ہو جائے۔

حضور کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے کہ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر اور حضور کے منشاء مبارک کے مطابق زندگیاں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

سپرنٹنڈنٹ، ٹیوٹر صاحبان، طلباء و دیگر کارکنان

نواب شاہ میں برکات خلافت کے موضوع پر جلسہ

مورخہ ۳۰-۹-۵۶ کو بوقت ۵½ بجے شام جماعت احمدیہ نواب شاہ کا "برکات خلافت" پر روشنی ڈالنے کے لئے زیر صدارت پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں بعد از تلاوت قرآن کریم و نظم علی انور صاحب نے رسالہ الوصیت سے چند اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ اور مولوی غلام احمد صاحب فرخ مربی (سابق صوبہ سندھ) نے ایک جامع تقریر فرمائی۔ اور صدر جلسہ کی مختصر تقریر کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا کی گئی۔

(محمد عبد اللہ عفی عنہ مارکیٹ روڈ نواب شاہ)

جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کو اطلاع

ضلع وار نظام ضلع گجرات کا آئندہ اجلاس مورخہ ۲۸ اکتوبر ۱۹۵۶ء بروز اتوار بوقت ایک بجے دوپہر مسجد احمدیہ گجرات میں منعقد ہوگا۔ جس میں امیر ضلع و دیگر عہدیداران کا انتخاب بھی ہوگا اس اجلاس میں جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کی شمولیت ضروری ہے اگر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کسی معذوری کے باعث خود شامل اجلاس نہ ہو سکتے ہوں تو اپنی جماعت میں سے کوئی نمائندہ منتخب کر کے بھیج سکتے ہیں۔ لیکن اس نمائندہ کے پاس امیر یا پریذیڈنٹ کی طرف سے سند نمائندگی ہونی ضروری ہے۔ لہٰذا بذریعہ تحریر ہذا ملتمس ہوں کہ ہر جماعت کا پریذیڈنٹ یا امیر یا ان کا نمائندہ (جیسی بھی صورت ہو) تاریخ مقررہ پر اجلاس میں شریک ہوں۔

ملک عبد الرحمٰن خادم امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات

بھرتی کمیشن و رینکس پی۔ اے۔ ایف

مندرجہ ذیل پروگرام کے ماتحت رکروٹنگ افسر پی۔ اے۔ ایف لاہور روزانہ ۸ بجے صبح انٹرویو کا موقع دیں گے۔ امیدواران اپنے ساتھ سند میٹرک و سائنس لے جائیں۔

شرائط برائے کمیشن جی۔ ڈی (پی) برانچ:- سینئر کیمبرج یا سائنس والا میٹرک
عمر ۱۶ تا ۲۰ سال۔ غیر شادی شدہ۔

شرائط برائے ایئرمین:- میٹرک فرسٹ ڈویژن (سائنس والا یا بغیر سائنس) یا میٹرک سیکنڈ ڈویژن سائنس والا
عمر ۱۶ تا ۲۸ سال ــــ ۵-۱۰-۵۶ سیالکوٹ ــ ۶-۱۰-۵۶ گجرات ــ ۱۰-۱۰-۵۶ خنگمری ــ ۱۸-۱۰-۵۶ بہاولپور ــ ۱۹-۱۰-۵۶ ملتان ــ ۲۲-۱۰-۵۶ گوجرانوالہ ــ ۲۳-۱۰-۵۶ لائلپور ــ (پاکستان ٹائمز ۳۰-۹-۵۶)

ناظر تعلیم ربوہ

ربوہ میں برکاتِ خلافت کے موضوع پر اطفال الاحمدیہ کا انعامی مقابلہ

مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۵۶ء بعد نماز مغرب مجلس اطفال الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ کی طرف سے برکات خلافت کے موضوع پر ایک تقریری مقابلہ زیر صدارت مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس منعقد ہوا جس میں پندرہ سال تک کی عمر کے بچوں نے حصہ لیا۔ تقریر کرنے والے کل ۲۸ اطفال تھے مجلس اطفال الاحمدیہ دار الصدر شرقی ربوہ کی طرف سے چار انعام مقرر تھے یعنی

(۱) ہر تقریر کرنے والے طفل کے لئے۔

(۲) تقریر میں اوّل۔ دوم۔ سوم اور چہارم آنے والے اطفال کے لئے۔

(۳) اوسطاً زیادہ حاضری اور سروں پر ٹوپی پہن کر آنے والے اطفال کی مجالس کے لئے۔

(۴) ہر ٹوپی پہن کر آنے والے طفل کے لئے۔

اس کے علاوہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب ناظم اطفال ربوہ کی طرف سے دو انعام مقرر تھے۔ یعنی (۱) حسن کارکردگی (۲) سب سے کم عمر کے طفل کے لئے حسین تقریر کی

اس جلسہ میں تقریر کرنے کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اطفال اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم آئے (۱) اوّل۔ جاوید احمد صاحب ابن مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دار الرحمت وسطی ربوہ (۲) دوم: عطاء المجیب صاحب ابن مکرم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری دار الصدر جنوبی ربوہ (۳) سوم: حفیظ الرحمٰن صاحب ابن حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی دار الصدر شرقی ربوہ (۴) چہارم: حامد احمد صاحب ابن چوہدری علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دار الرحمت وسطی ربوہ

سب سے کم عمر کے خاص انعام پانے والے دو اطفال تھے (۱) حفیظ الرحمٰن صاحب ابن حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی۔ (۲) نعیم الرحمٰن صاحب ورود۔

حسن کارکردگی کا انعام ماسٹر حمید احمد صاحب مربی دار الصدر شرقی ربوہ نے حاصل کیا۔ ججز کے فرائض مندرجہ ذیل احباب نے سرانجام دیئے (۱) مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف (۲) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم (۳) شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی۔

آخر میں ایک سپیشل انعام مبلغ ڈیڑھ روپے لطف الرحمٰن صاحب ناز نے۔ حفیظ الرحمٰن ابن حکیم محبوب الرحمٰن صاحب بنارسی کو دیا۔ حاضر اور سر پر ٹوپی لانے والے اطفال محلہ دار الرحمت کچے کوارٹر اور دار الصدر شرقی ربوہ کے تھے۔ انہیں مٹھائی دی گئی۔ ہر تقریر کرنے والے طفل کو انعام میں لڈو دیئے گئے۔ اس جلسہ میں پانچ سو کے قریب اطفال شریک ہوئے

جلسہ کے اختتام پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ دوسرے لوگوں میں بھی اطفال کی تنظیمیں موجود ہیں مثلاً سکاؤٹ وغیرہ۔ لیکن یہ تنظیم محض خلافت کی برکت ہے جس نے ایسے چھوٹے چھوٹے اطفال میں دین کے کام کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا ہے

اعلان برائے توجہ ناصرات الاحمدیہ

موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ احمدی بچیوں کو خلافت کی ضرورت اور اہمیت سے اچھی طرح آگاہ کیا جائے۔ اس لئے تمام لجنات اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ احمدی بچیوں کی تنظیم ناصرات الاحمدیہ کے زیر اہتمام ان کے اجلاس بلائیں اور ان میں برکات خلافت کے موضوع پر تقاریر کی جائیں۔

بڑی بڑی لجنات مثلاً کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان پشاور سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ لجنات کو بالخصوص اس امر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور فوراً ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت ایسے اجلاس بلانے چاہئیں۔ اور بچیوں کا سوالات کے ذریعہ امتحان لینا چاہیئے کہ کس حد تک یہ مسئلہ ان کے ذہن نشین ہو گیا ہے۔ اس کارگذاری کی رپورٹ مجھے ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

جنرل سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

تقریری مقابلے

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں تقریری مقابلہ کے لئے جو عناوین مقرر کئے گئے ہیں ان میں "برکاتِ خلافت" کا عنوان بھی شامل کیا جاتا ہے۔ خدام نوٹ فرمالیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سٹاف جامعہ نصرت کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ساتھ اظہار عقیدت و وابستگی

"ہم ممبران سٹاف جامعہ نصرت ربوہ منافقین اور ان کی ذلیل معاندانہ کارروائیوں کو شدید نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان سے بکلی بیزاری اور برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برحق خلیفہ یقین کرتے ہیں۔ اور حضور سے اپنی کامل وفاداری۔ عقیدت اور وابستگی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے وجود باجود میں اور آپ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کے زندہ نشانات و معجزات مشاہدہ کر چکنے کے بعد بفضلہ تعالیٰ حضور سے جو ہمیں لازوال عقیدت ہے انشاء اللہ تعالیٰ اسے منافقین کی حرکات متزلزل نہیں کر سکتیں بلکہ یہ اندرونی اور بیرونی مخالفتیں ہمارے ایمان اور عقیدت کو مضبوط سے مضبوط تر کرنے کا ہی موجب بنیں گی انشاء اللہ

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور حضور کا مبارک سایہ تادیر جماعت کے سر پر قائم رہے۔ آمین ثم آمین"

دستخط ممبران سٹاف

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

چندہ عام و حصہ آمد کی پہلے پانچ ماہ کی وصولی

نیچے مختلف اضلاع اور کمشنریوں کی طرف سے چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی کا نقشہ درج ہے اس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بقیہ سال میں بجٹ پورا کرنے کے لئے احباب کو بھی اور عہدہ داران کو بھی کتنی کوشش اور محنت کی ضرورت ہے۔ احباب کو یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیئے کہ پچھلے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندے بڑھانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ اور اس کی تعمیل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی نہیں دکھائی گئی کیونکہ اس میں ابھی تک بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس چندہ کی وصولی کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

(ناظر بیت المال)

نمبر شمار	نام جماعت	فی صدی وصول: بلحاظ صرف بجٹ سال رواں	فی صدی وصول: بلحاظ بجٹ و بقایا سال گزشتہ
۱	ضلع ہزارہ	۱۲۱—۶—۰	۷۴—۳—۰
۲	ضلع کوہاٹ	۱۰۷—۰—۰	۵۵—۴—۰
۳	آزاد کشمیر	۹۲—۷—۰	۶۳—۶—۰
۴	ڈویژن خیرپور	۸۶—۹—۰	۵۴—۸—۰
۵	ضلع بنوں	۸۱—۸—۰	۵۶—۰—۰
۶	ضلع لاہور	۹۰—۰—۰	۴۲—۰—۰
۷	ضلع مردان	۹۵—۳—۰	۳۶—۷—۰
۸	ضلع جھنگ	۷۱—۵—۰	۵۹—۰—۰
۹	ضلع گجرات	۸۳—۶—۰	۴۱—۲—۰
۱۰	ضلع سیالکوٹ	۸۰—۸—۰	۴۱—۵—۰
۱۱	ضلع مظفرگڑھ	۶۷—۶—۰	۵۳—۳—۰
۱۲	کراچی	۵۸—۱—۰	۵۸—۱—۰
۱۳	ضلع رحیم یار خاں	۷۹—۰—۰	۳۵—۱—۰
۱۴	ضلع سرگودھا	۷۶—۸—۰	۳۵—۲—۰
۱۵	ضلع منٹگمری	۶۴—۳—۰	۴۶—۵—۰
۱۶	ضلع بہاولپور	۷۳—۱—۰	۳۶—۳—۰
۱۷	ضلع لائلپور	۷۵—۶—۰	۳۱—۴—۰
۱۸	ضلع اٹک	۶۲—۵—۰	۳۸—۴—۰
۱۹	ضلع پشاور	۶۶—۲—۰	۳۹—۸—۰
۲۰	ضلع گوجرانوالہ	۷۰—۲—۰	۳۰—۵—۰
۲۱	ضلع ڈیرہ غازیخاں	۶۵—۱—۰	۳۴—۲—۰
۲۲	ضلع راولپنڈی	۶۰—۵—۰	۳۳—۴—۰
۲۳	ڈویژن حیدرآباد	۶۱—۸—۰	۳۱—۷—۰
۲۴	ضلع میانوالی	۵۶—۶—۰	۳۵—۰—۰
۲۵	ڈویژن کوئٹہ و قلات	۵۲—۷—۰	۲۶—۹
۲۶	ضلع جہلم	۵۸—۸—۰	۲۹—۷—۰
۲۷	ضلع بہاولنگر	۶۴—۸—۰	۲۰—۰—۰
۲۸	ضلع ملتان	۵۲—۶—۰	۲۹—۱—۰
۲۹	ضلع شیخوپورہ	۵۰—۴—۰	۲۵—۲—۰
۳۰	ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں	۴۳—۰—۰	۳۴—۰—۰

اعانت الفضل

چوہدری مراد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہیوڈ چک ۸ ضلع شیخوپورہ نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے -/۵ روپے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس نیکی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی محبت اور رضا عطا فرمائے۔ اسی چک کے چوہدری محمود احمد صاحب اور ان کے بھائی چوہدری بشیر احمد صاحب۔ اور محمد سعید صاحب نے تین ضرورت مند اشخاص کے نام چھ چھ ماہ کے لئے خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اڑھائی اڑھائی روپے عطا کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عمدہ اجر دے اور ان کی نیکی کو پھلدار بنائے نیز چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت ہذا۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب۔ چوہدری محمد لطیف صاحب۔ چوہدری محمد شریف صاحب۔ چوہدری اللہ بخش صاحب مولوی حکیم عبید اللہ صاحب اور چوہدری محمد طفیل صاحب نے دو دو روپے عطا کر کے اور اس جماعت کے باقی دوستوں نے ایک ایک روپیہ چندہ اکٹھا کر کے چھ ضرورت مند اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے اعانت فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کے سب دوستوں پر اپنا فضل نازل فرمائے اور ان کے اندر اتحاد اور محبت پیدا کر کے ان کو ترقی کے راستہ پر چلائے۔ اللھم آمین

۲۔ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار چک ۳۶۳ ر دکھ برانچ ضلع لائلپور نے چار موزوں اور ضرورت مند اشخاص کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے -/۲۰ روپے کی رقم عطا فرمائی ہے خدا تعالیٰ چوہدری صاحب کو دین و دنیا میں فلاح و کامرانی عطا فرمائے اور ان کے جان و مال میں برکت بخشے۔ اور ان کی طرف سے اس صدقہ جاریہ کو قبولیت فرما کر اس کے اچھے نتائج پیدا فرمائے نیز اسی چک کے مکرم چوہدری نذیر محمد صاحب نے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کرنے کے لئے مبلغ -/۵ روپے دئے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عمدہ جزا دے۔ چوہدری صاحب نئے احمدی ہیں۔ احباب ان کے لئے مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

(مینیجر الفضل)

عوام کا معیارِ زندگی بلند کرنے کیلئے زراعت اور گھریلو صنعتوں پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے

"ہمیں قرآن اور اسلام کے بتائے ہوئے راستے پر چلوں گا" (سہروردی)

راولپنڈی ۷ر اکتوبر۔ وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے عوام کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے زراعت اور گھریلو صنعتوں کے فروغ پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وزیر اعظم نے کل راولپنڈی میں شہریوں کے ایک سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے اس نقطہ نظر سے پوری طرح متفق نہیں ہوں کہ صنعت کاری ہمارے ہر روگ

مسٹر سہروردی نے کہا "ملک میں کہیں کہیں چند کارخانے قائم ہو جانے سے صرف چند مزدوروں کو ہی ملازمت مل سکے گی۔ لیکن سب سے بڑی صنعت زراعت ہے زیادہ توجہ دینا بہت اہمیت رکھتا ہے۔ ہمیں اس امر کا خیال رکھنا ہوگا کہ ہماری زمینوں سے پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

بڑی صنعتوں کو ایک ہی جگہ قائم کر دینے کی مخالفت کرتے ہوئے مسٹر سہروردی نے کہا "اس پالیسی سے مزدور کو زیادہ فائدہ نہیں پہنچتا۔ . . . . اس میں کوئی شک نہیں کہ بڑی صنعتوں کے قیام سے قومی دولت بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ لیکن صنعتیں ملک کے دور دراز علاقوں تک پھیلا دینی چاہئیں تاکہ امیر پہلے سے زیادہ امیر اور غریب پہلے سے بھی زیادہ غریب نہ ہو جائیں گے۔ گھریلو صنعتوں کے بارے میں بھی ہمارا یہی انداز فکر ہونا چاہئے۔"

مسٹر سہروردی نے کہا "کپڑے کے ... کارخانے صرف چند سو اشخاص کو ہی ملازمت مہیا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم کھادی کی صنعت پر اور توجہ دیں تو ہم کم از کم ایک کروڑ عوام کا معیار زندگی بلند کر سکیں گے۔

مہاجرین کے مسئلے کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے یقین دلایا کہ اس کی وسعت کے مطابق اسے بڑے وسیع پیمانہ پر حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ اسی لئے انہوں نے یہ ذمہ داری خود سنبھالی ہے۔ آپ نے یہ توقع ظاہر کی کہ اس سلسلے میں ان کی کوششیں جلد ہی بارآور ہوں گی۔

مسٹر سہروردی نے کہا "ہمارے ملک کو جمہوری طریقوں سے ہی استحکام حاصل ہو سکتا ہے۔ میں نے عہد کر لیا ہے کہ میں اسی صراط مستقیم پر گامزن ہوں گا جو قرآن حکیم اور اسلام نے متعین کیا ہے۔"

ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے خلاف کارروائی کی تجویز

موٹر وہیکلز ایکٹ میں ترمیم کرنیکا فیصلہ

لاہور ۷ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر مواصلات سید عابد حسین نے کل یہاں کہا کہ صوبائی حکومت موٹر وہیکلز ایکٹ میں اس طرح ترمیم کر رہی ہے کہ کسی حادثہ کی صورت میں ڈرائیور کے علاوہ متعلقہ ٹرانسپورٹ کمپنی کے خلاف بھی کارروائی کی جا سکے۔

آپ نے کہا یہ اقدام ان متعدد اقدامات میں سے ایک ہے جو صوبائی حکومت سڑکوں کے روز افزوں حادثات کی روک تھام کے سلسلہ میں کرنے کا ارادہ رکھتی ہے

سید عابد حسین نے اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ بعض ٹرانسپورٹوں کے ڈرائیور موٹر چلاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ بے پروائی اور بد احتیاطی کا مظاہرہ کرنے لگے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں نے موٹر وہیکلز ایکٹ میں ضروری ترمیم کا حکم دیدیا ہے یاد رہے کہ گذشتہ ایک ہفتہ کے اندر بس کے دو حادثوں میں چوبیس افراد ہلاک اور تیئیس مجروح ہو چکے ہیں۔

اوقاتِ موسمِ گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ:۔ لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل منیجر)						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼							

درخواستِ دعا

(۱) سیدہ نعیمہ فہیم بنت سید محمد سعید سلیم صاحب کا اس سے قبل ایک دفعہ اپنڈے سائٹس اور ایک دفعہ گردہ کا اپریشن ہو چکا ہے۔ اب انہیں ۳ر ۱۰ کو پھر ہولی ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جہاں دوبارہ دونوں اپریشن ہوں گے۔ حالت تشویشناک ہے۔ کمزوری بھی بہت ہی زیادہ ہے احباب کرام بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان اپریشن کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (کرامت اللہ ......)

(۲) میرے بھائی چوہدری محمد کرامت اللہ صاحب کراچی میں بعارضہ شدید درد گردہ تین روز سے بیمار ہیں۔ بزرگان جماعت اور احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ملک سعادت احمد ملک جی بہادر گول بازار ربوہ